مزید اسباق بند رہے ۔۔۔ میں یوں ختم کیا گیا کہ ۱۴ اگست کو جناب میاں صاحب مہتمم مدرسہ مدظلہ کی طرف سے مدرسہ ہی میں تمام طلبہ ومدرسین اور متعلقین رحمانیہ کی شاندار دعوت ہوئی جس میں علاوہ اور کھانوں کے سادی ٹکڑے خاص طور پر بنائے گئے تھے جو خوب پسند کئے گئے پھر ۱۵ اگست کو جناب مہتمم صاحب کی طرف سے روشن آرا باغ میں تفریح کا سامان کیا گیا۔ دن بھر سارے متعلقین مدرسہ وہیں رہے۔ ایک پُرلطف ضیافت بھی ہوئی جس میں کھیلوں کی خاص طور پر کثرت رہی۔ طلبہ مختلف کھیلوں میں مصروف رہے۔ عصر سے قبل راقم الحروف کی سرکردگی میں پُرزور کبڈی ہوئی جس میں اکثر لڑکوں کا کھیل اچھا رہا خصوصاً عبدالحلیم پرتاب گڈھی اور عبدالمتین بالمقابل خوب کھیلے۔ عصر کے بعد اکثر طلبہ کچھ دیر تک اونچا اور لمبا کودتے تڑپتے اور دوڑتے رہے۔ پھر فٹ بال کا نہایت زبردست کھیل ہوا جس میں راقم الحروف ریفری کے فرائض انجام دیتا رہا۔ اس میں محبوب الرحمٰن وعزیز الرحمٰن بالمقابل اچھا کھیلے۔ غرض ان تمام تفریحات کے بعد شام کو سب کے سب مدرسہ واپس آگئے۔

عبدالعلیم ناظم
(ایڈیٹر)

ایک ضروری التماس

بخدمت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہلحدیث امرتسر۔

محترم مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ ربیع الثانی ۵۱ھ میں مولوی عبدالمجید صاحب کے خط پر جناب کا تبصرہ اور اسکے جواب میں منشی التفات الرحمٰن صاحب کا مضمون جو اخبار محمدی مورخہ یکم اگست ۳۲ء میں شائع ہوا ہے میں نے نہایت غور سے پڑھا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مجھے حقیقت نفس الامری کا اظہار کردینا چاہیے اسلئے یہ چند سطور تحریر کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اسکے بعد مدرسہ رحمانیہ کے متعلق کوئی تجویز کوئی بحث کرنیکا امکان باقی نہیں رہیگا۔

محترم مولانا۔ جناب کو غالباً اس اصلاح کا دیر میں خیال آیا یا اسکا بہت دیر میں اظہار ہوا لیکن میں اور میرے مرحوم بھائی خانصاحب حاجی عبدالرحمٰن صاحب ہمیشہ سے موجودہ طریقہ تعلیم نصاب اور طلبا کے ساتھ عام طور پر جو دینی مدارس میں سلوک کیا جاتا ہے اس سے مطمئن نہیں تھے اور ہماری دلی خواہش تھی کہ اس میں اصلاح ہو لیکن یہ اتنا محال کام تھا جو ہمارے امکان اور قدرت سے باہر ثابت ہوا اسلئے مدرسہ رحمانیہ کی بنا اس خیال کو لیکر ڈالی کہ اسکے تمام تر اخراجات خود برداشت کریں اور خدمت خلق کی رضاء الٰہی کیلئے معونیت ہے اسے بلا مداخلت احدے پوری کریں بحمداللہ کہ خداوند تعالیٰ نے یہ خدمت قبول فرما کر اس کار خیر میں برکت عطا کی اور مدرسہ کامیابی سے چل رہا ہے اسکا نصاب طریقہ کار لائحہ عمل مقبول ہے میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ کسی صاحب کو مدرسہ رحمانیہ کے متعلق کاوش کی ضرورت نہیں ہے جبتک میں زندہ ہوں اسوقت تک خود اور اسکے بعد جسطرح سے میں اپنے تمام دنیوی کاموں پر اس خدمت کو مقدم سمجھکر سرانجام دیتا رہا ہوں میری اولاد بھی انشاء اللہ سرانجام دیتی رہیگی۔ اس مدرسہ کا اصول اساسی یہ ہے کہ عوام الناس کی مداخلت اور اندرونی معاملات میں انکی دسترس سے بالاتر رہے فرقہ بندی یا ذاتی اغراض کا آلہ کار نہ ہوسکے۔ اب تو یہ جمہوری نظام اس حد تک ناکامیاب ہوچکا ہے کہ سلطنتوں میں اسکی خرابیاں تسلیم کرلی گئی ہیں اور جا بجا ڈکٹیٹر نظر آتے ہیں۔

عطاء الرحمٰن (مہتمم دارالحدیث رحمانیہ دہلی)